© rasailojaraid.com

روزے کے احکام

ترجمہ: عبدالعلیم عبدالرحیم فانی، الخبر، سعودیہ

استقبال رمضان: ماہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے گناہوں اور شروفساد سے توبہ کرنی چاہیے، مثلاً جو کوئی والدین کی نافرمانی کر رہا تھا، وہ ان کو راضی کرے، قطع رحمی یعنی رشتہ داروں کو توڑنے والے صلہ رحمی کرے، گانے اور موسیقی کے عادی توبہ کر کے اللہ کی کتاب کی تلاوت سننے کیلئے تیاری کرے، جو سودی لین دین اور غیر اسلامی طریقہ سے حرام روزی حاصل کر رہا تھا، اپنے اس برے کام سے فوراً توبہ کر کے حلال طریقہ سے رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ رمضان المبارک کے پورے مہینہ کا پروگرام بنا لے، جس طرح ایک تاجر فائدے کے موسم سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح ہر مسلمان پر لازم ہے کہ پوری منصوبہ بندی یعنی پورے مہینہ کا پروگرام بنالیں اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھانے کی جدوجہد کرے۔

روزے کی تعریف: روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں، شریعت اسلامیہ میں صوم سے مراد عبادت کے ارادہ سے کھانے پینے اور عورتوں سے صحبت اور روزہ کو باطل کر دینے والی چیزوں سے صبح صادق سے لے کر (یعنی فجر کی اذان سے) شام سورج کے ڈوبنے تک بچا جائے۔

روزہ کی فرضیت: اللہ تعالیٰ نے رمضان سنہ ۲ ہجری میں امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والتسلیم پر ماہ رمضان کا روزہ فرض قرار دیا۔ ارشاد الٰہی ہے: ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم لوگ متقی بن جاؤ۔'' [سورہ البقرۃ] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) کلمہ توحید کا اقرار کرنا۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

روزے کے ارکان

۱۔ نیت: اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے روزے رکھنے کا دل میں پختہ عزم کرنا۔ آپ ﷺ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ارشاد ہے: ''اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملتا ہے، جس کی وہ نیت کرے۔'' [صحیح بخاری و صحیح مسلم] نیت فجر سے پہلے کر لینی چاہیے، آپؐ کا فرمان ہے: ''جو روزہ کی رات کو نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔ [ترمذی] نیت دل سے کی جاتی ہے، زبان سے ادا کرنا بدعت ہے۔

۲۔ روزہ کا دوسرا رکن امساک ہے: یعنی کھانے پینے اور مجامعت سے رک جانا۔

۳۔ وقت: اس سے مراد پورا دن ہے، یعنی طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا وقت روزہ کا وقت ہے۔

﴿وأتموا الصيام الى الليل﴾ ترجمہ: ''اور رات تک روزہ پورا کرو۔'' [سورۃ البقرۃ]

روزہ کی شرائط: مسلمان پر روزہ تب فرض ہے جبکہ وہ عاقل و بالغ ہو، مقیم ہو، روزہ رکھنے پر قدرت رکھتا ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ مسلمان عورت کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ حیض و نفاس سے پاک ہو۔

روزہ کی قضاء: مسافر، مریض، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت، حائضہ اور نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے اور بعد میں اس کی قضاء کرے۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

قضا کی مدت: رمضان کے قضاء روزوں کی کوئی مدت متعین نہیں، البتہ حسب سہولت آئندہ رمضان سے قبل کسی بھی وقت رکھ لینے چاہئیں۔

روزہ کے بدلے فدیہ: مسلمان عورت یا مرد بڑھاپے کی اس حد کو پہنچ جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں اور مایوس العلاج مریض، ان کیلئے روزہ ضروری نہیں، ان پر ہر روزہ کے بدلے فدیہ واجب ہے، فدیہ روزانہ ایک مسکین کی خوراک ہے۔

روزہ توڑنے والی چیزیں: وہ امور جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور روزہ کی قضاء واجب ہوتی ہے۔

۱۔ جان بوجھ کر کھانا پینا، اگر بھول کر یا جبر و اکراہ سے کھا پی لے تو نہ قضاء ہوگی نہ کفارہ۔

۲۔ جان بوجھ کر قے کرنا۔ ۳۔ حیض یا نفاس کا آنا، اگر افطار سے ذرا پہلے بھی حیض یا نفاس آ گیا تو روزہ باطل ہو جائے گا، اس کی قضا، واجب ہوگی۔

۴۔ غذائی ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

روزے میں جائز چیزیں: (۱) مسواک کرنا۔ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں خوب مسواک کرتے تھے۔[ترمذی] (۲) بیوی کا بوسہ لینا۔[متفق علیہ] (۳) سر پر پانی ڈالنا۔[ابوداؤد] (۴) سر میں تیل لگانا۔[ترمذی] (۵) غرارہ کرنا۔[متفق علیہ] (۶) ذائقہ چکھنا۔ (۷) تھوک نگلنا۔ (۸) روزہ کی حالت میں مذی خارج ہو جائے یا احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۹) اس شخص کا روزہ رکھنا صحیح ہے، جس پر رات کو غسل فرض ہوا اور فجر طلوع ہونے تک غسل نہیں کیا، کیونکہ غسل کا تعلق نماز کے ساتھ ہے، روزے کے ساتھ نہیں۔

روزے کے آداب

☆**سحری کھانا:** آپؐ کا ارشاد ہے، سحری کھاؤ، سحری میں برکت ہے۔[متفق علیہ] سحری میں تاخیر کرنا سنت اور افضل عمل ہے۔[ابوداؤد]

☆**افطار میں جلدی کرنا:** آپؐ نے فرمایا لوگ جب تک افطار میں جلدی کریں گے خیر و برکت میں رہیں گے۔

☆**افطار کے وقت دعا کرنا:** آپؐ نے فرمایا، افطار کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔[صحیح بخاری]

☆**روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:** (ذهب الظماء وابتلت العروق و ثبت الأجر ان شاء الله)[ابوداؤد] تازہ یا خشک کھجور سے افطار کرنا سنت ہے، آپؐ تازہ کھجوروں کے ساتھ نماز سے پہلے افطار کرتے تھے، اگر تازہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں کے ساتھ، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔[مسند احمد]

☆**روزہ کو فاسد کرنے والی چیزوں سے اجتناب:** روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ تمام گناہوں سے رکنے کا نام ہے، آپؐ نے فرمایا، روزہ صرف یہ نہیں کہ کھانا، پینا چھوڑ دیا جائے بلکہ روزہ یہ ہے کہ لغو اور فحش گوئی سے بچا جائے۔[ابن خزیمہ] صحیح بخاری کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ کر روزہ رکھے۔

☆وضو کے وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرنا۔[ابن خزیمہ]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رمضان میں مطلوبہ امور: رمضان المبارک کی فضیلت کی وجہ سے اس میں نیکی، خیرات اور احسان کے کاموں کی بڑی فضیلت ہے، ان میں سے چند امور کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

☆ **قیام اللیل:** آپؐ نے فرمایا، جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام (نماز تراویح ادا) کرتا ہے، تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

☆ **قرآن کریم کی تلاوت کرنا:** رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کثرت کے ساتھ قرآن کی تلاوت فرماتے تھے اور جبرئیلؑ بھی آپؐ کے ساتھ رمضان میں قرآن پاک کا دور کرتے تھے۔ [صحیح بخاری]

☆ **عمرہ:** آپؐ نے فرمایا، رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ [متفق علیہ]

☆ **اعتکاف:** رمضان المبارک میں اعتکاف سنت ہے، جس کی مدت دس دن ہے۔ آپؐ کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ رمضان کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دنوں) میں مسجد میں اعتکاف فرماتے۔

☆ **لیلۃ القدر:** رمضان کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دنوں) میں کثرت کے ساتھ عبادت کرنی چاہیے، اہل وعیال کو بھی عبادت کیلئے خصوصی ترغیب دلانا سنت رسولؐ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اکرم ﷺ عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے۔ [متفق علیہ]

☆ **صدقۃ الفطر:** صدقہ فطر ہر فرد مسلم خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، سب پر یکساں فرض ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے اور مساکین کی خوراک کیلئے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا۔ [ابوداؤد، ابن ماجہ]

☆ صدقہ فطر میں خوراک کی اقسام (یعنی جو، کھجور، پنیر، کشمش وغیرہ سے کوئی جنس ایک صاع حجازی عید کی نماز سے قبل ادا کرنا ضروری ہے، یاد رہے کہ صدقہ فطر کی موجودہ مقدار اڑھائی کیلو ہے۔

نماز تراویح کے فضائل واحکام

تراویح، قیام اللیل اور تہجد دراصل ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، اسی نماز کو رمضان کے علاوہ مہینوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں قیام اللیل اور تہجد کہا جاتا ہے۔ جب کہ رمضان المبارک میں اسے تراویح کہا جاتا ہے اور یہ بالعموم عشاء کی نماز کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔ ویسے یہ نماز رات کے اول اور آخر تمام حصوں میں پڑھی جا سکتی ہے۔ یہ نفل نماز ہے اور نفل نمازوں میں اسے بڑی فضیلت حاصل ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس عبادت کی ترغیب مختلف طریقوں سے دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿والذین یبیتون لربهم سجدًا وقیامًا﴾ [الفرقان:٦٤] ''اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔'' اور دوسری جگہ اہل ایمان کی نیک خصلتوں اور اچھی عادتوں کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿تتجافیٰ جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفًا و طمعًا﴾ [السجدہ:١٦] ''ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔'' ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿وبالأ سحار هم یستغفرون﴾ [الذاریات:١٨] ''یعنی وہ رات کے پچھلے پہر اللہ سے استغفار کرتے ہیں۔'' معلوم ہوا رمضان کی نفلی نمازوں میں تراویح سب سے اہم نماز ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے پڑھنی مسنون ہے۔ نماز تراویح نماز عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے، دو دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تراویح کی نماز کیلئے بڑی ترغیب دی ہے، آپ ؐ نے فرمایا: ''جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کئے جائیں گے۔'' [متفق علیہ] آنحضرت ﷺ نے رمضان کی دو راتوں میں صحابہ کرام ؓ کو خود ہی نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھائی تھی، لیکن جب لوگ بڑی تعداد میں جمع ہونے لگے تو آپ ؐ نے تیسرے دن اس ڈر سے نہیں پڑھائی کہ کہیں اللہ کی طرف سے یہ فرض نہ ہو جائے۔ [متفق علیہ]

نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں گیارہ رکعت یعنی آٹھ رکعت نماز تہجد اور تین رکعت نماز وتر سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ [متفق علیہ] اور جابر ؓ سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے اصحاب کرام ؓ کو رمضان المبارک میں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھائی تھی۔ لوگوں نے تیسری رات انتظار کیا تو آپ ؐ گھر سے باہر نہیں نکلے۔ [صحیح ابن خزیمہ و ابن حبان]

حضرت عمر فاروق ؓ کا حکم نماز تراویح کے متعلق: حضرت سائب بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ابی بن کعب ؓ اور تمیم داری ؓ کو حکم دیا تھا کہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح مع وتر پڑھائیں۔ [مؤطا امام مالک] الغرض گیارہ رکعت نماز تراویح مع وتر پڑھنا آپ ؐ کا معمول رہا ہے، اور حضرت عمر ؓ نے بھی صحابہ کرام ؓ کو گیارہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکعت تراویح مع وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا، جس کا اقرار محقق علماء احناف کر چکے ہیں۔ یہاں تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کے عمل سے تراویح کی نماز صرف آٹھ رکعت اور وتر تین رکعت، کل گیارہ رکعات ثابت ہیں۔

تراویح میں قرأت: تراویح کی نماز میں خاص سورتوں یا متعین آیتوں کے پڑھنے کا ذکر حدیثوں میں نہیں ملتا، تاہم متعدد روایتوں اور آثار صحابہؓ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نماز کی قرأت لمبی ہونی چاہیے تاکہ قیام دیر تک ہو سکے، اس لئے امام کو چاہیے کہ اگر مقتدیوں کے تھکنے یا اکتانے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ قرأت لمبی کریں، اس لئے کہ تراویح میں لمبا قیام افضل ہے۔ بعض مساجد کے ائمہ قرأت میں بڑی جلد بازی کرتے ہیں، یہاں تک کہ کلمات سمجھ میں نہیں آتے۔ صرف یعلمون ، تعلمون سنائی دیتا ہے، یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے بلکہ یہ قرآن کریم کے ساتھ مذاق ہے، اس لئے ائمہ کو چاہیے کہ جتنا بھی پڑھیں، ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھیں۔

تراویح میں عورتوں کی جماعت: خواتین بھی نماز تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں، بشرطیکہ مسجدوں میں ان کیلئے علیحدہ انتظام ہو اور وہ شرعی پردہ اور اسلامی آداب واخلاق کا لحاظ کرتے ہوئے سادگی اور وقار کے ساتھ مسجدوں میں آئیں۔ اگر عورتیں علیحدہ جماعت کرانا چاہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، کوئی پڑھی لکھی عورت ان کی امامت کر سکتی ہے۔ مخصوص حالات میں مرد بھی تنہا عورتوں کی جماعت کی امامت کر سکتے ہیں، جیسا کہ طبرانی اور مسند ابویعلی میں مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اپنے خاندان کی خواتین کی امامت کرائی تھی۔ وتر سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے تین بار سبحان الملک القدوس کہنا مسنون ہے۔ [ابو داؤد، نسائی، احمد، امام البانیؒ نے اسے صحیح کہا، ملاحظہ ہو صحیح ابی داؤد حدیث نمبر ۱۲۸۴] اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تراویح اور قیام اللیل کی توفیق بخشے اور اس کے اجر وثواب سے ہم سب کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

لیلۃ القدر کی فضیلت اور مسائل

اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرہ یعنی رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں بیوی بچوں سے علیحدہ ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ اجر وثواب حاصل کر سکیں، اور لیلۃ القدر کی رات کے ثواب سے ہمکنار ہو سکیں جس کو ایک ہزار مہینہ سے افضل وبہتر قرار دیا گیا ہے۔

☆ شب قدر کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مقدس رات میں خیر وبرکت کا سرچشمہ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سعادت انسانی کا خزانہ اور رشد و ہدایت کا منبع، قرآن مجید کا نزول فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿انا أنزلناه فی لیلة القدر﴾ [القدر:۱] ''یقیناً ہم نے (اس قرآن) کو شب قدر میں نازل فرمایا۔''

☆ یہ رات بڑی برکت وفضیلت والی ہے اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿لیلة القدر خیر من ألف شهر﴾ [القدر:۵] ترجمہ: ''شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

☆ اس رات میں حضرت جبرئیلؑ اور دوسرے فرشتے اترتے ہیں اور پوری رات رحمت کی بارش ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم من كل أمر، سلٰم هي حتى مطلع الفجر﴾ [القدر: ۴-۵] ترجمہ: ''اس رات میں فرشتے اور جبرئیلؑ (روح الامین) اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں، یہ رات سلامتی والی ہوتی ہے، طلوع فجر تک۔''

☆ جو شخص اس رات میں ایمان کے ساتھ اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے قیام (عبادت) کرتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ [صحیح بخاری وصحیح مسلم]

☆ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رمضان کی آمد کے موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ ماہ مبارک تمہیں حاصل ہو رہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس رات (کی خیر و برکت) سے محروم ہو گیا تو وہ ہر خیر سے محروم رہا۔ [ابن ماجہ]

شب قدر کون سی رات ہے؟: جس رات کے فضائل ابھی قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، بعض مصلحتوں کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تاریخ مقرر نہیں فرمائی ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے، کسی بھی صحیح حدیث میں شب قدر کی رات کو خاص کرتے ہوئے بیان نہیں کیا گیا ہے، البتہ حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے جو بخاری میں موجود ہے، اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں، (تحروا ليلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر من رمضان) [صحیح بخاری] ترجمہ: ''رمضان کی آخری دس راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔''

کچھ اہل علم جیسے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ مبارکپوریؒ کا خیال ہے کہ شب قدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے، کبھی یہ اکیسویں کو ہوتی ہے، کبھی تیئسویں کو، کبھی پچیسویں کو،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کبھی ستائیسویں کو اور کبھی انتیسویں کو۔ اس لئے اس رات کو فضیلت حاصل کرنے کیلئے مسلمانوں کو رمضان کے آخری دس دنوں میں خصوصیت کے ساتھ عبادت کرنی چاہیے۔ معلوم ہوا شب قدر ان پانچ [29,27,25,23,21] راتوں میں سے کوئی ایک رات ہو سکتی ہے۔

شب قدر میں کیا کرنا چاہیے؟: شب قدر کیلئے کوئی مخصوص عمل یا عبادت نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے، مگر یہ رات نماز، تلاوت قرآن، ذکر واذکار اور توبہ واستغفار میں گزارنی چاہیے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے بہت زیادہ اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنی چاہیے اور نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی اس دعا کو کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے، (اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی) [احمد وترمذی] ''اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا ہے، تو معافی کو پسند کرتا ہے، اس لئے مجھے معاف کر دے۔'' یہ وہی دعا ہے جسے نبی کریم ﷺ نے شب قدر میں پڑھنے کی تعلیم حضرت عائشہؓ کو دی تھی۔

© rasailojaraid.com

اعتکاف اور اس کے مسائل

اللہ کے رسول محمد ﷺ رمضان کے آخری عشرہ یعنی آخری دس دنوں میں عبادات کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے، حتیٰ کہ بیوی بچوں سے الگ ہو کر پورے جذبۂ خیر کے ساتھ اللہ کی عبادت میں لگے رہتے اور اپنا پورا وقت اللہ کے ذکر، دعا، قرآن کی تلاوت اور دوسری عبادات کیلئے مسجد میں اعتکاف فرماتے تھے، تاکہ ان قیمتی دنوں کا کوئی لمحہ بے کار نہ جائے اور پورا وقت اللہ کی عبادت ہی میں گزرے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ معمول ہمیشہ رہا، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو وفات دے دی، پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہراتؓ (بیویوں) نے اعتکاف کیا۔ [صحیح بخاری وصحیح مسلم] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، البتہ جس سال آپؐ کا انتقال ہوا، (اس رمضان میں) آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ [صحیح بخاری]

ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف سنت ہے اور ہر مسلمان کے اندر سنت پر عمل کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے، اگر کوئی مسلمان اس سنت پر عمل کرتا ہے تو اسے بے شمار فائدے حاصل ہوں گے، اور اس کی روحانیت میں غیر معمولی ترقی ہوگی۔ ان میں سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شب قدر کی فضیلت اور اس کے ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ اس کے علاوہ اعتکاف کی حالت میں دنیا کے جھمیلوں سے نجات پاکر دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ اللہ کے ذکر، تلاوت قرآن اور دوسری عبادتوں کا موقعہ ہاتھ آئے گا۔

اس لئے ہر مسلمان کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی کوشش کرنی چاہیے۔

اعتکاف کے احکام ومسائل:

☆ اعتکاف بھی عبادت ہے، اس لئے تمام عبادات کی طرح اس میں بھی نیت ضروری ہے۔

☆ معتکف (اعتکاف بیٹھنے والا) جب عشرہ اخیر کے اعتکاف کا ارادہ کرے تو اسے ۲۰ رمضان پورا کر کے اکیسویں رات سے اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا: ''جو میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو اسے عشرہ اخیر کا اعتکاف کرنا چاہیے، اس اعتکاف کی نیت سے مسجد میں اکیسویں شب ہی کو داخل ہو جانا چاہیے اور یہ رات مسجد ہی میں گزارنی چاہیے۔ البتہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت صحیح بخاری میں ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہوتے تھے، اس کا مفہوم علماء نے یہ بتایا ہے کہ آپ اعتکاف کی نیت سے رات مسجد ہی میں گزارتے تھے، البتہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں بعد نماز فجر داخل ہوتے تھے۔

☆ بہتر ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کیا جائے جہاں جمعہ و جماعت کا اہتمام ہوتا ہو، تاکہ اعتکاف کرنے والے کو باہر جانے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

☆ معتکف کیلئے مستحب ہے کہ وہ نفلی نماز، تلاوت قرآن، ذکر، استغفار، دعا اور کثرت سے اللہ کے نبی ﷺ پر درود بھیجے، بے کار اور بے ہودہ باتوں سے بچیں، دنیاوی امور سے متعلق بھی زیادہ بات چیت نہ کرے اور لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ اور فحش کلامی سے پرہیز کرے۔

☆ معتکف سے ملاقات کیلئے اس کی بیوی بچے اور گھر کے دیگر افراد کبھی کبھار مسجد میں اس کے جائے اعتکاف میں جاسکتے ہیں، اور معتکف حسب ضرورت اپنی بیوی کو گھر تک رخصت بھی کر سکتا ہے، جب کہ رات کا وقت ہو اور بیوی تنہا ہو، جیسا کہ حضرت صفیہؓ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسولؐ اپنے معتکف میں تھے، مَیں رات میں آپؐ سے ملاقات کیلئے آئی، کچھ دیر بات کر کے جب واپس ہوئی تو مجھے گھر تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھوڑنے کیلئے اللہ کے رسول ﷺ بھی میرے ساتھ گئے۔[صحیح بخاری و صحیح مسلم]

لیکن یاد رہے کہ گھر کے لوگوں کو معتکف کے پاس زیادہ بھیڑ بھاڑ نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی دیر تک وہاں رکنا چاہیے۔ اس لئے کہ اس سے اعتکاف کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

☆ معتکف کیلئے افضل ہے کہ وہ پاک وصاف رہے، اچھے کپڑے استعمال کرے، خوشبو لگائے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرتا رہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے، میں آپؐ کا سر دھوتی اور بعض روایتوں میں ہے کہ میں آپؐ کے بالوں میں کنگھی بھی کرتی تھی۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کی دیوار ایک ہی تھی، اور حضرت عائشہؓ اپنے کمرہ میں سے ہی کنگھی کرتی تھیں۔

☆ اعتکاف کرنے والا پیشاب، پاخانہ اور دوسری ضروریات کیلئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے، مثلاً اگر کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانا لینے کیلئے باہر جا سکتا ہے۔

☆ معتکف شخص کسی مریض کی عیادت راستہ چلتے ہوئے کر سکتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت چلتے چلتے کر لیتے تھے۔[ابوداؤد]

☆ اعتکاف کرنے والے کیلئے مسجد میں کھانا پینا سونا سب درست ہے۔ البتہ اسے مسجد کی صفائی ستھرائی اور احترام کا خیال رکھنا چاہیے۔ معتکف مسجد میں چارپائی بھی بچھا سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

☆ عید کا چاند دیکھنے کے بعد معتکف اپنے جائے اعتکاف سے باہر آسکتا ہے۔

☆ اگر اعتکاف کرنے والا شخص بلا کسی ضرورت کے مسجد سے باہر نکل آئے یا بیوی سے صحبت کر لے یا مرتد ہو جائے یا پاگل ہو جائے یا اس کو نشہ آجائے یا اعتکاف کرنے والی عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے تو ان صورتوں میں اعتکاف باطل ہو جائے گا، ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال میں مخلص رہے اور ہر عمل کو ریا و نمود سے بچائے رکھے، اسی طرح اعتکاف کو بھی خالص اللہ کیلئے کرے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اعتکاف کی سنت زندہ کرنے اور اس میں مخلص رہنے کی توفیق بخشے اور اعتکاف بیٹھنے والوں کو اس کے اجر و ثواب سے مالا مال فرمادے۔ آمین

© rasailojaraid.com